بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

كلمة الحرمين

حافظ عبدالجبید عامر

"وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً....!"

شمشیر و سناں اوّل، طاؤس و رباب آخر!

حضرت انسؓ بیان فرماتے ہیں :

"قدم النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم المدینۃ ولھم یومان یلعبون فیھما فقال ماھٰذان الیومان قالوا کنّا نلعب فیھما فی الجاھلیۃ فقال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم قد ابدلکم اللّٰہ بھما خیرًا منّھما یوم الاضحٰی ویوم الفطر" (ابوداؤد)

"نبی اکرم صلی اللّٰہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو مدینہ والوں (کو دیکھا کہ ان) کے لیے دو دن ایسے تھے جن میں وہ خوشیاں مناتے اور کھیلتے تھے۔ آپؐ نے ان سے استفسار فرمایا کہ یہ دو دن کیسے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا، دورِ جاہلیت میں ہم ان دنوں میں خوشی منایا کرتے تھے (یہی سلسلہ آج تک جاری ہے) رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا، اب اللّٰہ تعالیٰ نے ان دو دنوں کو دیگر دو بہترین دنوں سے تبدیل فرما دیا ہے (ایک) یوم الاضحیٰ (اور دوسرا) یوم الفطر۔"

یوم فطر کے بارے قرآن مجید میں ہے :

"وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔"

(البقرۃ : ۱۸۵)

"تاکہ تم (روزوں کی) گنتی پوری کرو اور (اس احسان کے بدلے کہ) اللّٰہ تعالیٰ نے تمہیں ہدایت بخشی ہے، تم اللّٰہ کی بڑائی بیان کرو اور اس کا شکریہ ادا کرو!"

جبکہ یوم اضحیٰ کے بارے حدیث میں ہے کہ صحابہ کرامؓ نے رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے

پوچھا:

"ماھذہ الاضاحی یارسول اللہ؟"

"اللہ کے رسولؐ، یہ قربانیاں کیا چیز ہیں؟"

آپؐ نے فرمایا:

"سنۃ ابیکم ابراھیم۔"

"یہ آپ کے باپ ابراہیمؑ کی سنّت ہیں۔"

یوم عیدالفطر کی طرح ایامِ عیدالاضحیٰ بھی گو کھانے پینے کے دن ہیں، تاہم ذکرِ الٰہی سے ان کو بھی مستثنیٰ نہیں رکھا گیا ——— ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَعْدُودَاتٍ." (البقرۃ: ۲۰۳)

"اور ایامِ معدودات میں اللہ کا ذکر کرو!"

معلوم ہوا کہ اسلام میں عیدیں صرف دو ہیں، تاہم ان کا بھی ایک شرعی پس منظر ہے ——— اور ایامِ عید ہونے کے باوجود یہ تقریبات بے خدا نہیں، بلکہ یہ بھی عبادت و ذکرِ الٰہی کے دن ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہر دو عیدوں میں دو رکعت نماز ادا کرنا سنّت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

مذکورہ دو عیدوں کے علاوہ اسلام میں تیسری کسی عید یا دن منانے کا تصوّر موجود نہیں، ورنہ اسلامی تاریخ میں متعدد ایسے یادگار دن اور مواقع آئے جو اپنی جگہ انتہائی اہمیت کے حامل تھے لیکن انہیں یہ حیثیت نہ مل سکی ——— مثلاً وہ دن بڑا مبارک تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منصبِ نبوت پر سرفراز ہوئے، لیکن آپؐ نے یومِ بعثت نہیں منایا ——— حالانکہ اللہ رب العزت نے قرآنِ مجید میں بعثتِ رسولؐ کا باقاعدہ احسان جتلایا ہے:

"لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ." (آلِ عمران: ۱۶۴)

"بلاشبہ اللہ رب العزت نے مومنوں پر احسانِ عظیم فرمایا جب ان میں انہی میں سے ایک رسولؐ مبعوث فرمایا جو ان پر اللہ کی آیات تلاوت کرتا ہے، ان کا تزکیۂ نفس کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے، جبکہ اس سے پیشتر وہ صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔"

پھر یہی وہ دن ہے جب دنیا والوں کو ان کے خالق و مالک کی طرف سے دستورِ حیات نیز ہدایت کا آخری و ابدی پیغام یعنی قرآن مجید ملا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یومِ نزولِ قرآن بھی نہیں منایا! ــــ پھر وہ دن جو یقیناً انتہائی اہم تھا، جب اس امت کو تکمیلِ دین اور اتمامِ نعمتِ ربانی کی خوشخبری ملی، لیکن آپؐ نے یومِ تکمیلِ دین بھی نہیں منایا ــــ واقعہ ہجرت بھی اس لیے بڑا اہم ہے کہ اس کے نتیجہ میں اسلامی حکومت کی تشکیل ہوئی اور پھر تھوڑے ہی عرصے میں اسلام دنیا کے طول و عرض میں پھیل گیا، لیکن آپؐ نے یومِ ہجرت بھی نہیں منایا ــــ یومِ بدر بھی، جسے قرآن مجید نے "یوم الفرقان" سے تعبیر فرمایا ہے، اسلامی تاریخ میں بڑی اہمیت کا حامل ہے کہ چند بے سروسامان نہتے مسلمانوں نے بتائیدِ ربانی اپنے سے تین گنا بڑے لشکر کو عبرتناک شکست دی اور یہ واقعہ غلبۂ اسلام کا پیش خیمہ ثابت ہُوا ــــ حتیٰ کہ وہی مکہ، جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ساتھیوں کو نکال دیا گیا تھا، آپؐ کے لیے فتح ہُوا، لیکن آپؐ نے یومِ بدر اور یومِ فتح مکہ بھی نہیں منایا ــــ اسی طرح آپؐ نے اپنا یومِ ولادت بھی نہیں منایا، نہ ہی آپؐ کے بعد صحابہ کرامؓ، تابعین عظامؒ، تبع تابعینؒ اور ائمۂ دینؒ نے اس طرف قطعاً کوئی توجہ دی ــــ ہاں اگر کسی کو اس کی مشروعیت کا دعویٰ ہے تو اسے چاہیے کہ اس کا ثبوت پیش کرے، لیکن یہ ثبوت تاقیامت پیش نہیں کیا جا سکے گا ــــ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا !

مذکورہ تفصیل سے ظاہر ہے کہ عیدین کے علاوہ کسی بھی دن کو منانے کی شرعاً کوئی گنجائش موجود نہیں، لیکن بے خدا سیاستدانوں نے ملک میں جہاں جشنِ یومِ آزادی کی طرح ڈالی، وہاں عاقبت نا اندیش ملاؤں نے عید میلاد کی بدعت ایجاد کر ڈالی ــــ وطنِ عزیز میں اس مرتبہ دونوں جشن تقریباً ایک ساتھ صرف چار پانچ دن کے وقفہ سے منائے گئے، اور اس بے ہنگم انداز میں کہ انسانیت چیخ چیخ اٹھی اور شرافت اپنا ہی منہ نوچنے پر مجبور ہو گئی ــــ شیطان سرِعام، عین چوراہے میں ننگا ناچا اور تعلیماتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا جی بھر کر مذاق اڑایا گیا ــــ جشنِ یومِ آزادی میں تماشہ دیکھنے والوں نے کوئی کسر اٹھا رکھی اور نہ مذہبی جنونیوں نے عید میلاد میں رب، رسولؐ کے علاوہ شرم و حیا ہی کا کچھ پاس و لحاظ رکھا ــــ جشن منانا اب اس دلیس کے مکینوں کی عادت ہو گئی ہے اور ڈھولک، طبلے، سارنگیاں، بھنگڑے، ناچ، دھمالیں، عورتوں مردوں کا بے حجابانہ اختلاط اور حیا سوز فحش، لچے، کچے، گندے اور بدمعاشی و

بے حیائی سے بھرپور فلمی گانے ہر جشن کا لازمہ بن چکے ہیں ۔۔۔ سوچیئے، کہیں یہ وہی حالات تو نہیں جو کسی بھی فسق و فجور کی رسیا قوم کے لیے خطرے کا الارم ثابت ہوتے رہے ہیں اور جس کی خبر قرآنِ مجید نے بایں الفاظ دی ہے :

"وَإِذَآ أَرَدْنَآ أَن نُّهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُوا۟ فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَٰهَا تَدْمِيرًا" (بنی اسرائیل : ۱۶)

"اور جب ہمارا ارادہ کسی بستی کو ہلاک کرنے کا ہوا تو ہم نے اس کے خوشحال لوگوں کو (فواحش پر) مامور کر دیا، تب وہ گناہوں کا ارتکاب کرنے لگے اور ہم نے اسے تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔"

اخبارات کے مطابق جشنِ یومِ آزادی کے سلسلے میں وفاقی گورنمنٹ نے اسلام آباد میں "گرینڈ کلچرل شو" کے انعقاد پر تین کروڑ سے زائد رقم خرچ کی اور عوام نے جو کچھ کیا، وہ اس کے علاوہ ہے ۔۔۔ تقریباً یہی حال جشنِ عید میلاد پر اٹھنے والے اخراجات کا ہے، جب کہ قرآنِ مجید نے اسراف و تبذیر کے مرتکبین کو شیطانوں کے بھائی قرار دیا ہے :

"إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوٓا۟ إِخْوَٰنَ الشَّيَٰطِينِ" (بنی اسرائیل : ۲۷)

"بلاشبہ فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں"۔

پھر یہ سب کچھ ان حالات میں ہو رہا ہے جب ہمارے کشمیری مسلمان بھائی نہ صرف ایک ایک پائی کو ترس رہے ہیں، بلکہ آگ اور خون میں نہا رہے ہیں اور ان کی بہو بیٹیوں، ماؤں بہنوں کے دامنِ عصمت تار تار ہو رہے ہیں ۔۔۔ آہ، ایک وہ وقت تھا جب مسلمان کی غیرت کا یہ عالم تھا کہ اسی ہندوستان میں ایک مسلمان بیٹی کو ستایا گیا تو محمد بن قاسمؒ اس کی فریاد سن کر سرزمینِ عرب سے ہندوستان آئے اور بہ نوکِ شمشیر ہندو قوم پر یہ واضح کیا کہ کسی مسلمان بیٹی کو ستانے کا انجام کیا ہوا کرتا ہے ۔۔۔ اور آج یہ بھی مسلمان ہی ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں اس کی لاکھوں مائیں، بہنیں اور بیٹیاں ستم رسیدہ ہیں، لیکن ایک طرف اگر وہ اس ظلم و ستم کے مرتکب ہندو نرسیما راؤ کو چونسہ آموں کے تحفے بھیج رہا ہے، تو دوسری طرف وہ جشن منانے میں مشغول اور رشازیہ خشک کے نیم برہنہ ڈانس دیکھنے میں مصروف ہے ۔۔۔ شاید اقبالؒ کی روح کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے لیے، جس نے یہ کہا تھا کہ ؎

آ تجھ کو بتاؤں میں تقدیرِ امم کیا ہے
شمشیر و سناں اول، طاؤس و رباب آخر!

"علماء انبیاءؑ کے وارث ہیں" اور اسلامی تاریخ کے ہر دور میں علماءِ حق نے ملک و ملّت کی راہنمائی کا فریضہ سر انجام دیا ہے — لیکن جب راہنما ہی راہزن بن جائیں تو قافلوں کا لٹ جانا یقینی ہو جایا کرتا ہے — جب کسی کشتی کے کھیون ہار ہی اس کشتی کو ڈبونے کی فکر میں ہوں تو اس کا بس اللہ ہی حافظ ہوتا ہے — آج اس ملک کے علماء نے (الّا ما شاء اللہ) لوگوں کو کتاب و سنت سے دور کر کے بدعات و منکرات کا خوگر بنا دیا ہے، اور اس کے باوجود وہ انہیں جنّت کے حصول کی خوشخبریاں سنا رہے ہیں — وہ یہ نہیں سوچتے کہ عید میلاد وغیرہ کے جائز و ناجائز کی بحث سے الگ ہٹ کر بھی اس سلسلہ کے موجودہ فواحش و لغویات آخر کون سی شریعت میں روا رکھے گئے ہیں؟ اور یہ ملک و ملت کو کیا دن دکھائیں گے؟ — علمائے کرام! — تم نے جو کانٹے آج تک بوئے ہیں، انہیں چُن لینا اب تمہارے بس کا بھی روگ نہیں رہا! — تاہم پانی اب بھی سر سے نہیں گزرا، اور ابھی وقت ہے کہ اس ڈوبتی نیّا کو سہارا دے لیا جائے — جی ہاں، مگر یہ بات لکھ لینے کی ہے کہ اسے ساحلِ مراد سے ہمکنار کرنے کے لیے جو پتوار مطلوب ہیں وہ صرف اور صرف کتاب و سنت ہیں — للہ! ملک و ملّت اور خود اپنے اوپر بھی رحم فرماتے ہوئے اسے توحید و سنّت سے آشنا کر دو — خود بھی یاد رکھو اور دوسروں کو بھی یہ بتلا دو کہ:

"وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا" (الاحزاب: ۷۱)

"اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے تو وہ فوز و فلاح سے ہمکنار ہو گیا۔"

جبکہ اس کے برعکس اللہ اور رسولؐ کی نافرمانی کا نتیجہ دنیا اور آخرت کی بربادی کے سوا کچھ نہیں:

"وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا" (الاحزاب: ۳۶)

— وما علینا الا البلاغ، وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!